رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

الحکم

چہ گویم باغ گلزار است این دارالامان قادیان	دوا بہر شفائے ہر مرض دارالامان بینی

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے [illegible]

۲۔ خواص و معاونین سے [illegible]

۳۔ ہندوستان سے باہر سے [illegible]

۴۔ غیر مذاہب والوں سے [illegible]

۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے [illegible]

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

نمبر ۴۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۰۷ء مطابق ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

لنگر خانہ کی ضروریات پر توجہ کرو

لنگر خانہ خدا تعالیٰ کی قائم کردہ شاخوں میں سے ایک شاخ ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا اہتمام فرماتے ہیں لنگر خانہ کی ضروریات ملک بدلت ہمیشہ رہتی ہیں اور اس کے اخراجات ایک سو روپیہ یومیہ سے بھی متجاوز ہو چکے ہیں بعض اوقات لنگر خانہ کی ضروریات حضرت اقدس کی توجہ اوقات میں سخت خلل کا موجب ہوتی ہیں۔ ان دنوں جبکہ **گرانی** مالاکلام ہو رہی ہے **اخراجات** لنگر کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے حضرت حجۃ اللہ ایسی تحریکوں کے عادی نہیں اس لئے **یکمشت** توجہ لنگر خانہ کی امداد کیلئے بہت جلد بھیج کر ثواب چاہیے۔ لنگر خانہ کی ضروریات میں سے مہمانخانہ کی توسیع بھی ہے اور نئے اور پرانے مہمانخانہ میں مہمانوں کیلئے جگہ کی سخت تنگی ہے نئے مہمانخانہ میں سے باورچی خانہ اس کے متصل کی سفید زمین میں منتقل کرنے کے لئے جدید کچے مکانات بنوائے جا رہے ہیں مگر قلت فنڈ کی وجہ سے دقّی الحال ان کو روکنا پڑتا اور اگر بہت جلد یہ مکانات مکمل نہ ہو جائیں تو آنے والے **سالانہ جلسہ** پر مہمانوں کے اترنے کیلئے تکلیف پیدا ہوگی۔ اس لحاظ سے بہت جلد ان مکانات کی تکمیل کیلئے بھی روپیہ بھیجنا چاہیئے۔ ایک **حق پرست اور حق جو** قوم کے لئے ضرورت نہیں ہوتی کہ اسے بار بار عرفی الفاظ میں توجہ دلائی جاوے۔ حضرت اقدس کے اوقات گرامی ہیں ایسے امور کو حارج نہیں ہونے دینا چاہئے اصلی بہت جلد ایسے امور پر توجہ کرنی چاہیئے یاد رہے کہ لنگر خانہ کے متعلق ہر قسم رقم براہ راست **حضرت اقدس** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام آنا چاہئے اور ضروریات لنگر خانہ کو سب سے اول نصب العین رکھنا چاہئے۔

سرپرستان الحکم سے ایک ضروری مشورہ

(بار ثانی)

میں اس امر کو ہمیشہ اپنے لئے موجب فخر و مباہات اور باعث سعادت و نجات یقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالے نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے یہ توفیق دی کہ آج سے قریباً گیارہ سال پیچھے (جبکہ احمدی قوم کی تعداد سینکڑوں کے اندر محدود تھی جب اس پر ہر قسم کے حملوں کی پیشین ہو رہی تھیں) اجرا الحکم کا نہایت نازک اور خطیر بوجھ اٹھاؤں۔ سرپرستان الحکم میں ایک معقول تعداد ایسے بزرگوں کی ہے جو یوم اشاعت سے اس کے ساتھ چل رہے ہیں اور جن دشوار گذار اور پرخطر راستوں سے وہ ہو کر نکلا ہے وہ ساتھ رہے اگرچہ بعض بعض مقامات اور قدم پر اس کا ساتھ ناگوار بھی معلوم ہوا مگر اس میں کوئی ایسی طاقت جذب اور دلربائی تھی کہ وہ اسکی آبلہ پائی۔ کمزوری اور بے بسی کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے عزم اور ہمت کو بڑھتے ہوئے دیکھکر ساتھ نہ چھوڑنے پر مجبور رہتے اور آج انہیں اور سب مجھے یہ دیکھکر خوشی ہوتی ہے کہ وہ پودہ جو غیر ذی زرع وادی میں لگایا گیا تھا نشوونما پا رہا ہے اور اس کے شیریں پھل دل و دماغ کو لذت اور سرور بخشتے ہیں اس کامیابی کو دیکھ کر بے اختیار میرا سر اللہ تعالے کے حضور جھک جاتا ہے

ولله الحمد

کہنا پڑتا ہے اگرچہ جس مقام پر الحکم پہونچنا چاہتا ہے وہ منزل ابھی دور ہے لیکن دوری منزل کے ساتھ ساتھ اس کے پاؤں میں قوت اور عزم میں صلابت پیدا ہوتی جاتی ہے جس پر نظر کرکے یہ کہدینا مشکل نہیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور تائید اسیطرح شامل حال رہا تو وہ دن دور نہیں کہ میں اور میرے وہ سرپرست اور وفادار دوست جو یوم اول سے میرے ساتھ ہیں اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے پودے کو اس قابل دیکھینگے کہ لاکھوں انسان اس کے سایہ میں آکر اس کے شیریں پھلوں سے سیر ہوں اور اسکے گیت گائیں۔ یہ مضمون میں نے اس غرض سے لکھنا نہیں چاہا کہ سرپرستان الحکم کو الحکم کے اجراء اور اس کے تدریجی نشوونما کی تاریخ سناؤں۔ بلکہ یہ مضمون تو میں الحکم کی دس سالہ رپورٹ میں انشاء اللہ لکھونگا اس وقت میں ایک نہایت ضروری غور طلب امر اپنے ناظرین کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں جسکی تحریک کئی دن سے میرے قلب میں ہو رہی ہے میں امید کرتا ہوں کہ سرپرستان الحکم اس کو نہایت غور سے پڑھیں گے۔

"جسطرح پر آج سے گیارہ سال پیشتر ایک ہفتہ وار اخبار کی ضرورت تھی وہ ضرورت اب ہفتہ وار سے بڑھکر یومیہ ضرورت سمجھی جاتی ہے اور باقی رہا قومی اخبارات میں ایک روزانہ پرچہ کی ضرورت کا اظہار مختلف صورت میں ہوا ہے اس سے پہلے الحکم کے روزانہ کر دینے کے لئے بھی ایک دو مرتبہ تہیہ کیا گیا مگر سال گذشتہ میں تو بڑے زور سے طیاری بھی کی گئی لیکن ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے وہ ارادہ مجھے ملتوی کرنا پڑا اس لئے کہ میں دیکھتا تھا کہ جبکہ ہفتہ وار اخبار کے لئے بہت سی مشکلات اور دقتیں ہیں تو روزانہ اخبار کے لئے تو ان مشکلات کا سات گنا بڑھ جانا ضروری ہے مگر اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان مشکلات میں سے چھپائی کی مشکلات کو آسان کر دیا ہے تو یہ تحریک میرے دل میں جوش زن ہے، سال گذشتہ میں جب روزانہ کی ضرورت کا اعلان کیا گیا تھا تو میں نے ایک سو درخواستوں کے آجانے پر اس کے اجرا کا بندوبست کر دینا چاہا اور ایسی قلیل اشاعت میں دو روپیہ ماہوار قیمت رکھی گئی تھی مگر اب جہاں روزانہ کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اس کے ساتھ ہی ہولناک قحط کی ڈراؤنی شکل میرے سامنے ہے اور قومی ضروریات کا ایک انبار جو نظر آتا ہے ایسے حالات میں میں یہ حوصلہ نہیں کرنا چاہتا کہ قوم کے افراد کو خواہ انکی تعداد کتنی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو ایک جدید خرچ کے لئے تحریص دلاؤں البتہ یہ خیال ہے کہ ہفتہ وار کی بجائے ہفتہ میں دو مرتبہ کر دیا جاوے تو اس اندازہ سے اس وقت ہی ہمارے ہاتھ میں گویا ہفتہ میں ۳ بار اخبار کی حیثیت کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ ایک ہفتہ وار اخبار ہوا اور دوسرا دو بارہ اسطرح پر ہفتہ میں تین اشاعتیں ہو جاتی ہیں اور اس طریق سے اخراجات کا بھی بہت بوجھ نہیں پڑتا اس صورت میں اگر اخبار میں دو بار کر دیا جائے تو اسکی ہر ایک اشاعت ۱۲ اور ۸ صفحوں کی ہوگی اور قیمت میں عہ کا اضافہ کیا جاوے گا۔ مگر ہفتہ میں اخبار کا دو بار کر دینا بھی نا کافی نہیں جب تک کہ اس کی اشاعت کا دائرہ وسیع نہ ہو جسقدر خریداروں میں اضافہ ہوگا اسی قدر اس کے اخراجات میں کمی ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں تمام سرپرستان الحکم سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک دو دو جدید خریدار دسمبر ۱۹۰۷ء تک بہم پہونچاوے اور جو مندرجہ بالا تجویز کے ساتھ متفق ہوں انہیں ضرورت اطلاع کی نہیں ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء کا پرچہ جو حسب معمول وی پی بھیجا گیا ہے اس میں اضافہ قیمت شامل نہیں ہے بلکہ وہی پرانی قیمت وصول کی گئی ہے اور ۱۷ دسمبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں اس تجویز کے عملدرآمد کا قطعی فیصلہ شائع کر دیا جائیگا انشاء اللہ العزیز اگر روزانہ کے لئے درخواستیں آئیں تو پھر روزانہ کے سوال پر بھی غور ہو سکیگا بہرحال خریداروں کی تعداد بڑھانے کے لئے پوری سعی کرنی چاہئے۔ آخر میں مجھے یہ بھی عرض کرنا ہے۔ کہ بعض احباب سہل انگاری سے مطبع کے مرسلہ وی پی واپس کر دیتے ہیں کیا سال بھر کی دماغ سوزی اور جگر کاری کا یہی صلہ ہونا چاہئے قومی اخبارات اس قسم کے نقصان برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ۱۰ دسمبر کا پرچہ جن احباب کی خدمت میں بذریعہ وی پی پہونچیگا وہ اسے فوراً وصول کریں گے جس سے کارخانہ سال آیندہ کے لئے انکی خدمت گذاری کے لئے طیاری کر سکیگا چنانچہ اس سال وہ دیکھ چکے ہیں کہ کاغذ وغیرہ کا اکٹھا ذخیرہ جمع کر لینے کی وجہ سے مشکلات کا کم سامنا ہوا ہے میں چاہتا ہوں کہ سال آیندہ کے لئے سال بھر کا کاغذ اکٹھا لیا جاوے اس لئے ہر شخص ممکن امداد سے دریغ نہ کریگا۔ اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ سال نو سے انشاء اللہ اخبار بڑی سائیز (تقطیع) پر شائع ہوگا کیونکہ مشین ملنے آجانے کی وجہ سے چھپائی کی دقت نہ رہیگی اور چھپائی بھی عمدہ ہوتی جائیگی۔

بالآخر اخبار کو باوقعت اور موقت الیشوع اور کثیر الاشاعت بنانا یہ ناظرین کی سعی کو چاہتا ہے اور خدا تعالے کے فضل کا محتاج ہے ساری توفیقیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ ہو نعم المولے و نعم الرفیق۔

لاہور میں مذہبی کانفرنس

ناظرین الحکم کو معلوم ہے کہ امسال لاہور کی اندرونی آریہ سماج نے اپنے سالانہ جلسہ کی تقریب پر مذہبی مباحثہ کو مذہبی کانفرنس کی صورت میں تبدیل کر دیا تھا۔ اس قسم کی مذہبی کانفرنس کی آریہ سماج میں گوجرانوالہ کے گورو کل کے پچھلے سالانہ جلسہ میں بنیاد رکھی گئی تھی ورنہ اس سے پہلے دھرم پرچار یا مباحثہ مذہبی کے لئے آریہ سماجوں میں ایک وقت رکھا جاتا تھا جہاں دس دس پندرہ منٹ میں سوال و جواب ہوا کرتے تھے میں متعدد مرتبہ ظاہر کر چکا ہوں اور قادیاں کی آریہ سماج کے ایک سالانہ جلسہ کی تقریب پر جبکہ پنڈت رام بھجدت چودہری بھی موجود تھے مجھے عام جلسہ میں کہنے کی ضرورت پڑی تھی کہ یہ طریق نہایت فضول اور نامعقول ہے کہ مرغوں اور بٹیروں کیطرح مقابلہ ہوتا ہے یا قمار بازوں کیطرح چند منٹوں میں مذہب جیسے عظیم الشان اور انسانی زندگی کے مقصد اعظم کا فیصلہ کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے اگر آریہ سماج حق جوئی کا کچھ بھی مادہ رکھتی ہے جیساکہ وہ ظاہر کرتی ہے تو اسکی بہترین صورت اختیار کرنی چاہیے اور وہ یہ ہے کہ ایک مضمون مقررہ پر ایک مذہب کا معتقد اپنا مضمون دل کھولکر پڑہے اور پھر دوسرا تیسرا علی ہذا القیاس۔ اس وقت آریوں کو میرا یہ کہنا ناگوار معلوم ہوا تھا۔ مگر سالہا سال کے تجربہ نے آخران کو اس اصل کی خوبی کو کلی طور پر تسلیم کرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ اور جس کانفرنس کی بنیاد گوجرانوالہ میں رکھی گئی تھی لاہور میں اسپر کام شروع کیا گیا ابتدا اس کانفرنس کو بھی وہی پرانا اکھاڑا بنانے کا خیال رکھا گیا تھا مگر میں نے جب اسپر ریمارک کیا تو لاہور کی اندرونی سماج (جس سے مراد گورو کل پارٹی ہے) نے دو گھنٹہ وقت مقرر کر دیا۔ اور داخلہ بذریعہ ٹکٹ مقرر کیا۔

اس کانفرنس کے لئے پہلے راجہ دھیان سنگہ کی حویلی تجویز ہوئی تھی مگر بعد میں نامعلوم وجوہات کی بنا پر آریہ سماج کو اپنے ہی مندر واقعہ چھوو والی میں اس کا اہتمام اور انصرام کرنا پڑا۔ یہ کانفرنس ۲ر دسمبر ۱۹۰۷ء سے لیکر ۴ر دسمبر ۱۹۰۷ء تک ہر روز چار گھنٹہ ہوتی رہی۔ مضمون جسپر مضامین پڑہے جانے تجویز ہوئے تھے وہ

کیا کوئی کتاب الہامی ہو سکتی ہے اور اگر ہے تو کونسی؟

تھا۔ ۲ر دسمبر ۱۹۰۷ء کو سناتن دہرم اور عیسائیوں کیطرف سے مضمون پڑہا گیا اور ۳ر دسمبر ۱۹۰۷ء کو برہموؤں اور مسلمانوں کیطرف سے اور ۴ر دسمبر کو خود آریوں کیطرف سے۔

جیساکہ الحکم کے پڑہنے والوں کو معلوم ہے حضرت اقدس حضرت حجۃ اللہ المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھی آریہ سماج لاہور نے مضمون مذکور پر تقریر کرنے کے لئے التماس کیا تھا اور بعض سخت مخالف بھی بذریعہ تحریر درخواست کر چکے تھے کہ حضرت اقدس اس مضمون پر لکھیں اگرچہ بڑے محرک تو یہی لوگ تھے مگر خود حضرت اقدس کی حمیت وغیرت اسلام کسی ایسے موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتی جہاں اسلام کی سچائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت اور جلال کے ظاہر کرنے کی تقریب ہو۔

لیکن تو تو میں میں کے مباحثوں اور جلسوں کو کبھی حضرت اقدس نے پسند نہیں فرمایا بلکہ عموماً ایسے مناظروں اور مباحثوں کو

مذہبی قمار بازی

کے نام سے نامزد کیا کرتے ہیں۔ موجودہ کانفرنس نے جب موزوں صورت اختیار کرلی تو حضرت حجۃ اللہ نے بھی اس تقریب پر ایک

جامع مضمون

لکھنے کا ارادہ فرمایا اور وعدہ کر لیا کہ انشاء اللہ العزیز ہم مضمون لکھیں گے چنانچہ آریہ سماج نے ۳ر دسمبر ۱۹۰۷ء کی شام کو ۸ بجے سے دس بجے تک مضمون مذکور کے پڑہنے کے لئے مقرر کیا جس کا عام اعلان میں ۳۰ر نومبر کو کر سکا۔

بہرحال ۳ر دسمبر کو وہ مضمون پڑہا گیا۔ اور اس مضمون کو سننے کے لئے ہماری اپنی جماعت کے بہت سے احباب جنہیں موقع مل سکا اور وقت پر اطلاع ہو سکی لاہور پہنچ گئے۔ اپنی جماعت کے لئے لاہور کی انجمن احمدیہ نے باوجودیکہ وقت نہایت ہی تنگ تھا مگر حتے الوسع نہایت سعی اور سرگرمی سے مختلف مقامات پر احباب کو اطلاع دی کہ

انہوں نے اپنے بھائیوں کے اترنے کیلئے پورا انتظام کیا ہے

خوش قسمتی سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور و معروف وکیل جناب خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب اور جناب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور کے مکانات ریلوے سٹیشن سے بہت ہی قریب حال میں تعمیر ہوئے ہیں جو بہت وسیع اور فراخ ہیں اس لئے انجمن احمدیہ لاہور نے ان مکانات کو مہمانوں کے اترنے کے لئے تجویز کیا۔ اور سب احباب وہیں ٹھہرے۔

اس تقریب پر انبالہ۔ لودہیانہ۔ کپورتھلہ۔ قادیاں۔ سیکھواں۔ ہرسیاں اوجلہ۔ امرتسر۔ اجنالہ۔ وزیرآباد۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ ضلع گجرات اور کئی مقامات سے احباب حاضر ہوئے تھے اور کئی سو کا مجمع تھا۔ مگر نہایت خوشی اور مسرت سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ لاہور کی جماعت نے اس موقع پر جس فراخدلی اخوت اور مہمان نوازی کے ساتھ

اپنے بھائیوں کی مدارات کی

وہ نہایت ہی قابل قدر اور شکر گذاری کے لایق ہے کچھ شک نہیں انہوں نے اپنے فرض کو ادا کیا ہے مگر قابل غور یہ بات ہے کہ کیا ایسی محبت اور یگانگت اور ایثار پیدا ہو سکتا ہے جب تک کسی قوم کا تزکیہ کرنیوالا

کوئی مزکی نہ ہو

دنیا میں اس وقت برادر ہڈ (اخوت) کے لئے ہر طرف سے چیخ پکار ہو رہی ہے اور ہر پلیٹ سے اسی کی صدائیں آتی ہیں مگر کوئی بتائے کہ کیا جس طریق پر اخوت کا رنگ پیدا کرنے میں خدا کا برگزیدہ رسول کامیاب ہوا کوئی اور بھی ہے؟ میں دعوی سے کہتا ہوں کہ اسکی نظیر نہیں ملے گی اور یہ ایک ادنی ثبوت ہے ہمارے امام کی صداقت کا

بہرحال

جماعت لاہور نے اپنے بھائیوں کو مہمان نہیں بھائی بنا کر رکھا اور کسی قسم کی تکلیف احباب کو نہیں ہوئی جس کے لئے میں بحیثیت خادم قوم جماعت کی طرف سے انجمن احمدیہ لاہور کا شکریہ ادا کرکے کہتا ہوں

جزاہ اللہ احسن الجزا فی الدنیا وفی الاخرۃ

حضرت اقدس کا مضمون پڑھنے کے لئے حضرت حکیم الامۃ مقرر ہوئے تھے اور چونکہ حضرت حکیم الامت بوجہ پیرانہ سالی اور بعض امراض کے متواتر حملوں کی وجہ سے ضعیف ہو گئے ہیں اس لئے یہ ہی تجویز ہوا تھا کہ کچھ حصہ مضمون کا حضرت حکیم الامۃ پڑھیں اور کچھ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور پڑھیں۔

اس موقعہ پر میرے محسن و مخدوم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی تصویر آنکھوں کے سامنے آتی اور اپنی یاد سے دل میں ایک چوٹ لگا جاتی ہے ؎

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے ہمیں جانے ہمیں یاد آیا

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایک عام مجمع میں حضرت مسیح موعود کا مضمون پڑھا جانیکو تھا۔ اور ابھی حضرت اقدس نے مضمون لکھا بھی نہ تھا کہ مضمون کے پڑھنے کا سوال قابل غور ٹھہرا۔ حضرت حجۃ اللہ کے حضور مختلف نام پیش کئے گئے مگر حضرت اقدس نے صرف دو شخصوں کو منتخب فرمایا۔

حضرت حکیم الامۃ اور مولوی محمد علی صاحب

حضرت حکیم الامۃ کے متعلق تو فرمایا کہ اس وقت اگر مولوی عبدالکریم صاحب بھی زندہ ہوتے تو بھی میں مولوی صاحب ہی کو ترجیح دیتا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب بھی مولوی صاحب ہی کے شاگرد اور خوشہ چین تھے۔

فی الحقیقت حضرت حکیم الامۃ کی وسعت معلومات آپ کی وجاہت آپکی ثقاہت اخلاص اور مذہبی دنیا کے حالات سے آگاہی اسپر قادر الکلام اور قوی القلب ہونا ایسے منصب کے ہر طرح قابل ٹھہراتا ہے۔ بڑے سے بڑے مجمع اور کسی مقرر اور سپیکر کا کوئی اثر اور رعب آپ کے قلب پر نہیں پڑ سکتا۔ جو دل خشیت الٰہی سے معمور ہو وہ حقیقی علوم کا مورد ہو جاتا ہے اور دنیا کے کسی انسان کا اسپر رعب نہیں پڑ سکتا۔ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق فرمایا کہ بے شک یہ اس قابل ہیں ان کے بیان میں ایک شیرینی ہوتی ہے اور ان کے معلومات بھی وسیع ہیں اور میں پسند کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ یہ مضمون پڑھیں لیکن مولوی صاحب کی صحت اندنوں اچھی نہ تھی۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب جہیر الصوت اور ایسے جلسوں میں بولنے کے عادی ہیں اس لئے حضرت حکیم الامۃ کے معین وہ قرار پائے۔

۲۴ر نومبر ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس نے مذکورہ بالا مضمون پر قلم اٹھایا اور ۲۶ر دسمبر کی صبح تک چند گھنٹوں میں ۲۶ صفحہ کا ایک مبسوط مضمون لکھدیا یعنے چند گھنٹے اس لئے کہا ہے کہ حضرت اقدس نے ان ایام میں اپنے معمولات کو نہیں چھوڑا۔ بار بار سیر کے لئے نکلتے تھے اور دوسرے ضروری کام ڈاک کا پڑھنا اور نمازوں کے لئے باہر آنا۔ لنگر خانہ کی ضروریات کا تہیہ اور دعاؤں کے لئے اوقات غرض جو مشاغل حضور کے پہلے تھے ان میں کوئی کمی نہیں آئی اور چند گھنٹوں میں یہ رسالہ لکھا گیا۔ پھر اسکی کاپیاں اور پروف بھی آپ ہی پڑھتا ان کے ساتھ تھا اور ان ساری باتوں کے ساتھ ساتھ یہ کیسی تائید الٰہی ہے کہ ایسے سامان قادیاں میسے گاؤں میں میسر آگئے کہ ادھر حضرت اقدس مضمون کی تحریر سے فارغ ہوئے اور ادھر چند ہی گھنٹے بعد کل مضمون

چھپ کر طیار ہو گیا

ایسی تائید الٰہی صادق کے سوا کاذب کو نہیں مل سکتی۔ اس تائید سے قرآن کریم کی صداقت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر

میرا ایمان تازہ ہو گیا

۲ر دسمبر کو ۱۰ بجے کے قریب حضرت اقدس نے حضرت حکیم الامۃ کو روانہ فرمایا اور خود مشایعت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ یہ امر بھی حضرت مسیح موعود کی سچائی کا ایک کھلی نشان ہے اور

اخلاقی معجزہ ہے

ہر ایک آنکھ اسے نہیں دیکھ سکتی اور ہر ایک دل اسکو نہیں سمجھ سکتا۔

ناظرین

ان تمہیدی امور کے بیان کے بعد اب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ کانفرنس کے پنڈال میں چلیں۔ ۲ر دسمبر کے جلسہ میں میں موجود نہ تھا۔ اس لئے اسکے متعلق میری چشمدید واقعات کی بنا پر کوئی رائے نہیں تاہم جو کچھ معتبر ذرائع سے مجھے سنا وہ یہ ہے کہ

حاضری معمولی تھی۔ سناتنی بزرگ کا مضمون حاضرین کی دلچسپی اور توجہ حاصل نہ کر سکا۔ اور اسے ادھورا ہی چھوڑ دینا پڑا۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہوا ہے کہ آریہ سماج کی اس کانفرنس کیطرف سے اعلان کیا گیا کہ جسقدر مضمون سنایا گیا ہے اتنا ہی رپورٹ میں شائع ہوگا۔ اس امر کے بیان کرنے کی مجھے اس لئے ضرورت پڑی کہ آریہ وکیل کے مضمون کا ایک حصہ بھی مجلس میں پڑھا نہیں گیا اس لئے وہ بھی رپورٹ میں درج نہیں کیا جائے گا اسپر مفصل بحث اس مقام پر کریں گے۔

سناتنی کے بعد پادری علی بخش صاحب اور ریورنڈ ٹھاکر داس نے اپنے اپنے مضامین پڑھے پادری علی بخش اور ٹھاکر داس کے مضامین میں ویسا ہی فرق بتایا جاتا ہے جتنا یسوع کی الوہیت اور انسانیت میں۔ اول الذکر کا مضمون عیسائیت کے نئے رنگ میں تھا اور ٹھاکر داس کا پرانی عیسائیت کا ویسا ہی نمونہ تھا جیسا کہ دونوں بولنے والے نئی اور پرانی پود کے نمونے ہیں مگر علی بخش صاف بولنے والا اور گھبرانے والا نہ تھا برخلاف اس کے جن لوگوں نے پادری ٹھاکر داس کو اس کی تصنیفات میں دیکھا ہے وہ اس کی اس تقریر کو سنکر سخت مایوس ہوئے اور انہوں نے بولتے ہوئے ٹھاکر داس اور تحریر میں نمودار ٹھاکر داس کو متغایر پایا۔

اس کانفرنس میں دراصل معرکہ کا دن تو وہی دن تھا جس روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مضمون پڑھا جانے کو تھا یعنے

۳ر دسمبر ۱۹۰۶ء

حاضری آریہ مندر میں آج پانچ بجے ہی سے لوگ جانے شروع ہوئے اور یہ یقین ہو چکا تھا کہ ۶ بجے کے بعد جگہ کا ملنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جائیگا۔ چنانچہ ۶ بجتے بجتے آریہ مندر کا صحن اس کے کمرے اسکی گیلری اسکی چھت قریباً بھر چکی تھی۔ میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ آج کے جلسہ کے لئے یہ مندر

بالکل ناکافی تھا

اور آریہ سماج کے ممبر باوجودیکہ جانتے تھے اور اس سے پہلے وہ لاہور میں حضرت اقدسؑ کے لیکچروں کی تقریب پر مخلوق کے اجتماع کو دیکھ چکے تھے پھر بھی وہ بہتر انتظام کرنے کے ناقابل رہے میں صحیح تعداد نہیں بتا سکتا مگر اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ اس سے پہلے کہ برہمو سماج کا مضمون ختم ہو جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ٹکٹ داخلہ کی فروخت بند کرنی پڑی تھی اور آریہ سماج کے ناظم مجبور تھے کہ

آمدہ آنے والی خلقت کے لئے دروازہ بند کر دیں

روشنی کا انتظام کافی تھا۔ مگر سپیکروں کے بیٹھنے کے لئے کوئی موزون انتظام نہ تھا اور پلیٹ فارم جو اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا وہ ایسا ناکافی تھا کہ اس پر صرف سپیکر ہی کھڑا ہو سکتا تھا۔ رپورٹروں کے لئے بھی کوئی انتظام نہ تھا حالانکہ ایسے بڑے جلسہ میں یہ انتظام ازبس ضروری تھا۔ میں نے لالہ کیدار ناتھ صاحب سکرٹری آریہ سماج لاہور کو جب اس نقص پر توجہ دلائی تو وہ بیچارے بجز افسوس کے ساتھ اس فروگذاشت کو تسلیم کرنے کے کچھ نہ کہہ سکے۔

مخالفت کے اشتہار اس امر کا بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفوں نے قلمی اشتہار چسپاں کر دیئے تھے کہ لوگ اس جلسہ میں نہ جائیں مگر ان اشتہار دینے والوں کو شاید شرم تو نہ آئی ہوگی جب انہیں یہ معلوم ہوا ہوگا کہ اس قدر کثرت اور اژدہام تھا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی اور جلسہ کے ناظم ٹکٹ بند کر دینے پر مجبور تھے یہانتک کہ جب برہمو سماج کے وکیل اپنا مضمون پڑھ چکے تو کثرت کی وجہ سے لوگوں کا دم گھٹنے لگا۔ اور ناظمان جلسہ کو اوپر کا سائبان قدرتی فضا کے لئے چھوڑ دینا پڑا

برہمو کا مضمون ٹھیک ۲ بجے برہمو سماج کی طرف سے مضمون شروع ہوا۔ یہ مضمون شری پرکاش دیوجی پڑھنے والے تھے مگر انکی ناسازی طبیعت کے باعث یہ مضمون لالہ رگھوناتھ سہائے بی۔ اے۔ برہمو نے پڑھا۔ اور کچھ شک نہیں قابلیت کے ساتھ پڑھا۔

مضمون نگار نے اپنے مضمون کو ہادی یا پیغمبر کی ضرورت کی تمہید سے شروع کیا۔ اور اس سوال کا جواب دیتے وقت کہا کہ اس سوال کا جواب بہ حیثیت برہمو ہونے کے یہ ہے کہ ہمارے اعتقاد کے موافق بہت سی کتابیں الہامی ہیں اور ایک بڑی ضخیم الہامی کتاب صحیفہ نیچر ہے جو ساری کی ساری الہامی ہے جسکی ادھوری نقل کتابوں میں ہے۔

پھر اس سوال کا جواب دینے سے پہلے کہ "الہامی کتاب کونسی ہے؟" انہوں نے خدا تعالیٰ اور الہام کے متعلق عام اختلاف رائے بیان کیا اور خصوصیت سے دیو سماج کی طرف سے جو اعتراض ہوتے ہیں ان کا ذکر کیا مگر گو دیو سماج کا نام نہیں لیا۔

خدا تعالیٰ کے منکروں کے مختلف مغالطوں کے بعد مضمون نگار نے خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق اپنا یقینی عقیدہ بیان کیا اور ایک مثال کے ذریعہ واضح کیا کہ جس طرح ایک ہی شخص باپ۔ بیٹے۔ شوہر۔ بھائی۔ آقا وغیرہ مختلف حیثیتوں میں ظاہر ہو سکتا ہے اسی طرح گویا اقوام عالم نے اپنی ودیا اور معرفت کے موافق خدا تعالیٰ کو سمجھا ہے اس سے خدا تعالیٰ کی نفی نہیں ہوتی۔

ازاں بعد الہامی کتابوں کے متعلق منکرین کے اس اعتراض کا ذکر کیا کہ جس طرح وہ خدا تعالیٰ کے انکار کے لئے مغالطہ پیش کرتے ہیں ویسے ہی مانی ہوئی الہامی کتابوں کو لیکر ان کے طریق عبادت اور خدا تعالیٰ کی صفات وغیرہ کے بیان میں ان کے باہمی اختلاف سے لازم آتا ہے کہ وہ ایک ہی ہستی کی طرف سے نہیں اس مغالطہ کو بھی اسی مثال کے ذریعہ رد کر کے کہا کہ

ہم برہمو سب الہامی کتابوں کو خواہ وہ اس ملک کی ہوں یا کسی اور کی سنسکرت کی ہوں یا عربی کی لاطینی کی ہوں یا یونانی کی انکو اپنی کتب مقدسہ تسلیم کرتے ہیں اور ان پر جو ناجائز حملہ کیا جاتا ہے اس کو بری سمجھتے ہیں۔

بظاہر برہموؤں کا یہ قول بڑا ہی خوش کن ہے اور آریوں کے مقابلہ میں تو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے مگر میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ عملی معیار پر اگر برہمو پورے نہیں اترتے ایک طرف تو وہ کتب مقدسہ یقین کرتے ہیں لیکن دراصل وہ اپنے دل و دماغ کو ان کتابوں پر حکم قرار دے دیتے ہیں جو باتیں انہیں پسند آجاتی ہیں وہ لے لیتے ہیں اور باقی کو چھوڑ دیتے ہیں اس صورت میں ان کا یہ عقیدہ عملی نظر سے کوئی وقعت نہیں رکھتا تاہم آریہ سماج کے مقابل میں قابل قدر ہے اور صلحکاری کے لئے ایک تحریک کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے خدا تعالیٰ کی نسبت اپنی کمزوری معرفت کا ذکر کیا اور اسی ضمن میں خدا تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ الہام قرار دیا۔ یہ بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر وہ یقین جو عین الیقین کے رنگ میں ہوتا ہے وہ الہام ہی کے ذریعہ ہوتا ہے مگر براہمو لوگ الہام کو صرف اپنے ہی ضمیر کی آواز یا استنارہ قرار دیتے ہیں اور اس لئے وہ سچی معرفت اور حقیقی گیان کو حاصل نہیں کر سکتے۔

آخر میں صاف طور پر کہہ دیا کہ شروع میں انسانی دل میں گیان کی چنگاری روشن ہوتے ہی اس ضخیم کتاب پر نظر پڑی اور گویا عجائبات قدرت مظاہر کائنات کو دیکھ کر خدا تعالیٰ پر نظر پڑی جسکو ہمارا ناستک معترض کہتا ہے کہ انسان نے ایشر کو گھڑا ہے یہ عقیدہ جس شکل میں پیش کیا گیا ہے اس صورت میں ناستک معترض کا اعتراض زوردار ہے۔ اور یہ گویا خدا پر احسان ہے حالانکہ یہ بات غلط اور خطرناک گستاخی ہے حضرت مسیح موعودؑ نے اس مضمون کو تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اس لئے یہاں مجھے بحث کرنے کی حاجت نہیں آخر میں برہمو سماج کا عقیدہ دربارہ الہامی کتب یوں ظاہر کر دیا کہ دوسری الہامی کتابوں کو غلطی سے خالی اور کسی کو ختم المرسلین نہیں مانتے اور سلسلہ الہام کا دروازہ کسی خاص کتاب میں بند نہیں کر دیتے اور اسیطرح ہی برہم دہرم کے بانی کیشب بابو و دیوندر ناتھ۔ موزمدار وغیرہ کو اپنا ہادی اور مہاں پرش اور ان کی تعلیم کو الہامی یقین کرتے ہیں۔

یہ ہے خلاصہ براہمو سپیکر کی تقریر کا۔ جو میں نے اپنے طور پر لکھا ہے۔ برہمو سماج کا یہ عقیدہ بہت سی غلطیوں اور کم فہمیوں کا مجموعہ ہے اور حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر میں ان سب باتوں کا جواب دیا گیا۔ ماسٹر رگھوناتھ سہائے نے اپنا لیکچر ایک ہی گھنٹے میں ختم کر لیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا مضمون پڑھا جانے کو تھا مگر جیسا کہ میں اوپر کہہ چکا ہوں منڈوا کچھا کچھ بھرا ہوا تھا۔ اور نیچے اوپر کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ آریہ سماج کے لیڈر ملک اور ناظمان جلسہ نے شامیانہ کو اتار دینا ضروری سمجھا کیونکہ دم گھٹنے لگا تھا۔ چند منٹ اس مقصد کے لئے صرف ہو سکے۔ اور

حضرت حکیم الامۃ پلیٹ فارم پر آئے پلیٹ فارم پر آپ کا کھڑا ہونا تھا کہ چاروں طرف ایک سناٹا اور خاموشی طاری ہو گئی اور لوگ ہمہ شوق منتظر بیٹھے تھے۔ حضرت حکیم الامۃ نے پوری بلند آواز سے لیکچر کو پڑھنا شروع کیا۔

لیکچر کا ایک ایک حرف اور جملہ باطل کو کچلتا ہوا تھا۔ جب کوئی آیت قرآنی آتی تھی تو مجلس پر ایک وجد سا طاری ہو جاتا تھا میں نے اپنے کانوں ایک معزز اور اہل الرائے شخص سے سنا ہے (جو اس نے ایک مشہور اخبار کے دفتر میں بیان کیا اور میں یہ بھی ظاہر کرتا ہوں کہ وہ احمدی نہیں) کہ

مولوی صاحب کی تلاوت قرآن مجید تو سخت سے سخت دلوں کو بھی ہلا دیتی ہے

یہ بات بحضور دل یاد رکھنی چاہیے کہ خدا تعالے کے ماموروں اور رسولوں کا طرز بیان اور طریق خطاب دنیا کے دوسرے لوگوں کے طرز بیان سے بالکل الگ اور ممتاز ہوتا ہے دنیا کے خود ساختہ لیڈر اور لیفارمر جو کچھ کہتے ہیں اس میں ایک تکلف اور بناوٹ ہوتی ہے مگر خدا تعالے کے مرسل جب بولتے ہیں تو انہیں ایک سادگی اور آمد ہوتی ہے نہ کہ آورد وہ گویا ایک مشین ہوتے ہیں اس میں ان کا اپنا کوئی دخل نہیں ہوتا اور علاوہ بریں وہ اپنی تقریر کے وقت ان تمام بیماروں اور بیماریوں کو مد نظر رکھتے ہیں جو عام طور پر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں جن کے علاج اور اصلاح کے لئے اللہ تعالے انہیں مامور کرتا ہے اس لحاظ سے ان کا بیان جامع اور مانع ہوتا ہے یہی وجہ ہے جو بعض احمقوں اور کلام الٰہی کے طرز بیان سے محض ناآشناؤں نے قرآن مجید پر یہ اعتراض کیا ہے کہ

آیتوں میں باہم ارتباط نہیں

ایک مضمون شروع کر کے اسے ختم نہیں کرتا اور دوسرا اس میں شروع کر دیتا ہے اگرچہ یہ یقینی امر ہے کہ آیات میں ایک محکم اور بلیغ ارتباط ہوتا ہے اور یہ امر قصور فہم کی وجہ سے معترضین کو معلوم نہیں دیتا مگر ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ حق کا کام باطل کو کچلنا ہوتا ہے اس لئے جس راہ سے باطل کو آتے دیکھتا ہے وہ ساتھ ہی ساتھ اس کو اور اس کے انڈے بچوں کو کچلتا ہوا چلتا ہے جس طرح ایک تیز رو پانی جب بہتا ہے تو ہر قسم کے خس و خاشاک کو ادھر ادھر سے صاف کرتا ہوا نکلتا ہے۔ پس خدا تعالے کے ماموروں اور رسولوں کے کلام میں یہ ایک خصوصیت ہوتی ہے وہ اصل مقصد سے کبھی الگ نہیں ہوتے۔

بہر حال

ابتداً خدا تعالے کی حمد اس رنگ میں کی گئی جس سے اس باطل اعتقاد کا رد مقصود تھا کہ خدا تعالے نے روح اور مادہ کو پیدا ہی نہیں کیا گورنمنٹ برطانیہ کا شکریہ ادا کیا گیا جس کے عہد معدلت مہد میں مذہبی آزادی دی گئی ہے اس کے بعد نفس مضمون

دنیا میں کوئی الہامی کتاب ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کون ؟

پر بحث اٹھائی۔ اور اس کے ضمن میں خلاصۃً الہام کے متعلق لوگوں کے عقائد کا ذکر کیا اور پھر الہام کے ماننے والوں میں ان کا ذکر کیا جو کہتے ہیں کہ اب نہیں ہوتا اس کے بعد اپنا مذہب الہام کے متعلق بیان فرمایا اسکے ضمن میں اسلام کی عالمگیر تعلیم اور تمام قوموں اور اقطاع عالم میں نبیوں کی بعثت پر لطیف بحث فرمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن مجید کی ہدایت اور وحی کی شوکت اور جلال کو پر شوکت الفاظ میں ادا کیا۔ اور ثابت کیا کہ صرف صرف

اسلام ہی ایک مذہب ہے جس کے ذریعہ اس زمانہ میں نبوت کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

اسی بحث میں امن عامہ اور عام صلحکاری کی ہدایت فرمائی۔

قرآن کریم کی تعلیم کے عالمگیر ہونے کی بحث نہایت ہی پر لطف تھی اس کا مقابلہ انجیل اور وید سے کر کے دکھایا گیا تھا اس کے بعد مسئلہ جہاد کے متعلق غلط فہمیوں کی اصلاح کر کے دکھائی گئی تھی اور ثابت کر دیا تھا کہ اسلام کے پھیلانے کے لئے کبھی تلوار نہیں اٹھائی گئی اور نہ اٹھائی جائے گی۔ جہاد کی بحث کے ضمن میں مسیح موعود اور مہدی مسعود کے متعلق جو یہ غلط خیال پھیلایا گیا تھا کہ وہ کافروں سے جنگ کرے گا اسکی اصلاح فرمائی۔ اور واقع طور پر بتایا کہ وہ نشانات اور آیات کے ساتھ اسلام کو پھیلا رہا ہے۔ یہ سلسلہ ایک دانشمند اور دقیقہ رس انسان کی نظر میں باہم مربوط اور مسلسل ہے اور سلک گہر کی طرح باہم رشتہ ہے

اس کے بعد اس ضرورت پر بحث کی کہ الہامی کتاب کی ضرورت کیوں ہے ؟ پھر الہامی کتاب کے اخص امتیازی نشان کے بیان میں فرمایا کہ اس میں الٰہی طاقت ہو۔ ازاں بعد وید کے دعویٰ قدامت پر دلچسپ تنقید فرمائی۔ اس کے بعد کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ

امتیازی نشان جو الہامی کتاب میں ہونا چاہیے وہ صرف قرآن مجید میں ہے

اور اس کے ثبوت میں ظاہر فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ طاقت ہے کہ اس کا سچا پیرو خدائی طاقت کے نمونہ معجزات کے رنگ میں دکھاتا ہے اور اس کے لئے اپنے با وجود کو پیش کیا اور ان کثیر التعداد نشانات اور معجزات میں سے بعض کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالے نے

آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں

پھر قرآن شریف کے بعض دوسرے معجزات اور اسکی اعلےٰ اور اکمل تعلیم اور ہدایت کا ذکر فرمایا اور دوسرے مذاہب سے مقابلہ کر کے دکھایا جس کے ضمن میں نجات کی حقیقت بتائی اور اس کے ساتھ ہی شفاعت کی فلاسفی سمجھائی۔ اور گناہ سے بچنے کا ذریعہ بتایا کہ خدا تعالے کی سچی معرفت اور اس پر حقیقی یقین ہو جو صرف قرآن مجید پیدا کرتا ہے اسی طرح پیدا ہو۔ معرفت اور نور سے بھرا ہوا مضمون جس میں باطل کو ہر پہلو سے کچلا گیا تھا دس بجے کے قریب ختم ہو گیا۔ اخیر میں اس مضمون کے لکھنے کے وقت جو الہامات حضرت کو ہوئے تھے وہ درج تھے ان کے ترجمہ کے متعلق عام لوگوں نے خواہش ظاہر کی۔ جس پر حضرت حکیم الامۃ نے کھڑے ہو کر بیان فرمایا کہ جب ملہم نے ترجمہ نہیں دیا تو مجھے کوئی حق نہیں کہ میں ان کا ترجمہ کروں لیکن حاضرین کی پر زور خواہش اور آرزو کی میں قدر کرتا ہوں اس لئے میں اپنے فہم اور سمجھ کے موافق ان کا ترجمہ سنا دیتا ہوں مگر یاد رہے کہ ملہم جس پر یہ وحی ہوئی ہے میرے اس ترجمہ کا پابند نہیں اور نہ اس پر یہ ترجمہ حجت ہو سکتا ہے اصل وہی ہو گا جو وہ خود پیش کریگا جب چاہیگا۔ یا یہ کہ جب خدا تعالیٰ اس پر کھولیگا۔ بہر حال ترجمہ حاصل بالمطلب کے طور پر یہ ہے۔

کہ تیرے مخالفوں اور منکروں نے تیرے خلاف جو منصوبہ کیا ہے اور چاہا ہے کہ تیری عظمت اور تیرے اقبال اور ان سچائیوں کو جو تو پیش کرتا ہے پامال کریں یا درکھ وہ باریک در باریک تجویزیں اور منصوبے تیرے خلاف

کرتے ہیں اور کریں گے مگر وہ یقیناً یقیناً ان میں بامراد نہیں ہوں گے خواہ وہ کسی رنگ میں حملہ کریں جس طرز سے حملہ کریں گے اسی رنگ میں نامراد رہیں گے تو میرے حضور میری روح کیطرح ہے تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے گویا تیرے کلام اور بیان میں وہ اثر اور روشنی ہے کہ شیطانی باتیں اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتی ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ

حق آگیا ہے اور باطل اپنی نحوستوں کو لیکر بھاگ گیا

ترجمہ کو لوگوں نے نہایت شوق سے سنا۔ اس کے بعد حضرت حکیم الامۃ نے اپنی جماعت کیطرف سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے نہایت توجہ۔ استقلال اور خاموشی کے ساتھ اس مضمون کو سنا اور فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ اسپر غور کریں گے۔

پھر لالہ کاشی رام ودید جو پریسیڈنٹ تھے کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ بھی فرمایا کہ میں ہنسی یا اعتراض کے رنگ میں نہیں کہتا بلکہ سچے دل سے کہتا ہوں کہ

جسطرح چیبر دو آریوں کے حق میں مرزا صاحب کی دعا قبول ہوئی ہے آپ ہمارے لئے بھی دعا کریں کہ ہم کو بھی ہدایت نصیب ہو

اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

مضمون کے متعلق عام رائیں

مضمون ختم ہو چکا اور جلسہ برخاست ہو گیا تو ہیں عام رائے سننے کے لئے مجمع میں ادھر اودھر پھرنے لگا۔ عام طور پر مضمون کی پسندیدگی کا اظہار ہوتا تھا۔ اور لوگوں کی زبانوں پر تعریفی لفظ تھے۔

جبکہ مضمون پڑھا جاتا تھا ایک حصہ میں ایک نوجوان کہہ اٹھا کہ جو کچھ لکھا ہے سچ لکھا ہے پاس والے نے کہا کہ پھر اٹھکر مسلمان ہو جاؤ۔

مختلف مذاق مختلف خیال کے لوگ مجمع میں موجود تھے ایک آریہ صاحب نے جو پلیٹ فارم کے پاس کھڑے تھے چند شخصوں کے سامنے جن میں پولیس کے رپورٹر بھی تھے کہا کہ اصل مضمون پر بڑے بھی بحث نہیں کی اس کے جواب میں ایک سکھ صاحب نے کہا یہ بالکل غلط ہے سارا مضمون اصل ہی مضمون پر تھا کونسا حصہ ایسا تھا جس کو تم بے تعلق کہتے ہو۔ اس نے کہا کہ اپنے دعوی پر بحث شروع کر دی تھی۔ سکھ صاحب نے فرمایا تم سمجھے ہی نہیں انہوں نے پہلے بیان کیا تھا کہ الہامی کتاب میں یہ قوت اور طاقت ہونی چاہیئے کہ وہ امتیازی نشان دکھانے کی قوت اپنے پیروؤں میں پیدا کر دے۔ اور پھر انہوں نے کہا ہے کہ کامل اور اکمل کتاب قرآن شریف ہے اور وہ یہ قوت دیتا ہے چنانچہ مجھے قرآن شریف کی پیروی سے یہ طاقت ملی ہے اور مجھسے یہ نشان ظاہر ہوئے ہیں اس لئے وہ منکرین کو دو ماہ کی دعوت بھی کرتے ہیں اسپر وہ آریہ صاحب بالکل خاموش ہو گئے۔

اصل یہ ہے کہ دل اللہ تعالے ہی کے ہاتھ میں ہیں اس مضمون کا اثر دلوں پر کیسا ہوا۔ اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کے مامور نے جو بیج بویا ہے وہ رائیگاں نہیں جائیگا۔

پیسہ اخبار کی نادانی

پیسہ اخبار نے ۳ر دسمبر ۱۹۰۷ء کے جلسہ کے متعلق حسب ذیل رائے دی ہے: ناظرین الحکم اس بات سے بے خبر نہیں کہ پیسہ اخبار سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قدیم دشمن ہے اور اس لئے اس کے مشن میں ضرور فرق آجاوے اگر وہ مخالفت کا رنگ اختیار نہ کرے۔ بہر حال میں ذیل میں اسکی رائے درج کرکے اسپر ریمارک کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

"دھرم چرچا۔ مذہبی مباحثہ کا جلسہ بسرپرستی آریا سماج شہر لاہور ۳ دسمبر کی شام کو سماج مذکور کے مندر واقع وچھو والی میں ٹھیک ۶ بجے شروع ہوا اور ۱۰ بجے شب تک قایم رہا خلقت کا ہجوم پہلے دن سے کہیں زیادہ اور اس قدر عظیم تھا کہ مندر کا سارا صحن۔ دالان کمرے بالائی برامدے اور سب سے اوپر والی چھت کے کنارے لوگوں سے بھر گئے۔ اندر کہیں تل دھرنے کو جگہ نہ رہی آخر کار ٹکٹ بند کر دینے پڑے اتنے بڑے اژدحام میں خوش انتظامی تو دشوار تھی۔ تاہم غنیمت ہے کہ کسی قسم کی بدمزگی نہ ہونے پائی۔ کارروائی جلسہ کا افتتاح مسٹر روشن لال صاحب پریسیڈنٹ کی ایک مختصر تقریر سے ہوا اور پہلے گھنٹہ میں برہمو سماج کے ایک قایم مقام نے اپنا لیکچر پڑھا اور آخر سے پڑھا جو جملہ مذاہب کی کتب مقدسہ کو قابل قدر ماننے کے خیالات پر مشتمل تھا اس کے بعد حکیم مولوی نورالدین صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے بالترتیب ایک ایک گھنٹے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک مطبوعہ لیکچر جسکی ضخامت ۴۴ صفحہ تھی سنایا جسکے ابتدائی حصہ میں اسلام کی عالمگیر تعلیم صلح جوئی و امن پسندی پر قابل تعریف بحث کیگئی تھی اور مذاہب غیر کو توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ اسلام جسطرح اپنے پیروؤں کو سابق پیغمبروں کی تعظیم اور کتب مقدسہ کی تکریم کا حکم دیتا ہے۔ اسیطرح وہ بھی بزرگان اسلام کو ناگوار لفظوں میں یاد کرکے مسلمانوں کا دل نہ دکھائیں۔ مگر چونکہ نصف لیکچر کے بعد سے مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ شروع ہو گئی تھی اور اصل مضمون مقررہ پر بہت ہی مختصر و ناکافی بحث کیگئی تھی۔ اس لئے لوگوں کو شکایت رہی۔ اور حاضرین پر لیکچر کا وہ خوشگوار اثر نہ پڑ سکا جو خالص مذہب اسلام و قرآن کے محامد و فضائل کے ذکر سے متصور تھا"

اسپر ہمارا ریمارک

مضمون کے آخر میں منشی محبوب عالم صاحب نے جو رائے ظاہر کی ہے وہ ایسی کوتاہ اندیشی اور ناواقفی پر مبنی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس لیکچر کو ہرگز نہیں سنا اور بغیر سننے اور پڑھنے کے ایسی رائے ظاہر کرنا ایڈیٹر پیسہ اخبار کی متانت اور منصب کے صریح خلاف ہے۔ منشی محبوب عالم کا یہ کہنا کہ اصل مضمون مقررہ پر بہت ہی مختصر اور ناکافی بحث کیگئی تھی ظاہر کرتا ہے کہ ان سے زیادہ اس سکھ نے ہی لیکچر کو توجہ سے سنا جس نے متذکرہ بالا آریہ کو جواب دیا ہے اس کا فیصلہ آسان ہے منشی محبوب عالم پیسہ اخبار میں اس لیکچر کو پورا چھاپ دیں ناظرین خود فیصلہ کرلیں گے کہ

جھوٹا کون ہے؟

اس سارے لیکچر کا نفس ناطقہ تو اسی سوال کا جواب ہے کہ الہامی کتاب کون ہوسکتی ہے؟

یہ لوگ ہیں جو اسلام کو ذلیل کرتے ہیں اور اس کو بدنام کرنے کی پروا نہیں کرتے چونکہ خود کچھ کر نہیں سکتے۔ لاہور کی حمایت اسلام یا کسی اور مجلس کے دل میں یہ جوش اور تحریک نہ ہوئی کہ اس میدان مقابلہ میں قرآن مجید کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے سینہ سپر ہو کر نکلیں جو نکلا اسکی مخالفت کے لئے یہ اسلام کے نادان دوست آمادہ ہو گئے

مضمون کا ایک ایک جملہ ایک ایک سطر قرآن مجید کی عظمت اور

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا اعلان کر رہی ہے مگر اسلام کے نادان دوست کر رہے ہیں کہ ناکافی بحث کی گئی ہے

اگر کوئی کافی بحث منشی محبوب عالم خود کر کے دکھا دیتے تو انہیں ناکافی کہنے کا حق تھا مگر جینگڑ محلہ میں بیٹھے ہوئے رائے زنی کر ان کا ہی کام ہے۔ حضرت اقدس نے قرآن مجید کی خصوصیتوں اور امتیازی نشانوں میں سے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے سچے متبعین کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ ان پر بھی خدا کا کلام اترتا ہے اور ان کو امتیازی نشان دیئے جاتے ہیں اور پھر اس صداقت کو نرے دعویٰ کے رنگ میں نہیں بیان کیا

بلکہ

اپنے وجود باوجود کو بطور آیت اللہ پیش کیا ہے کہ اس صداقت کا میں زندہ گواہ ہوں یہ خصوصیت ہے جو اسلام اور صرف اسلام ہی کو دی گئی ہے دوسرے مذاہب اس سے عاری ہیں اس کو پیسہ اخبار اپنے مشن کی تبلیغ کہتا ہے۔ اپنا مشن کیا ہے؟ قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی اور زندہ کتاب ثابت کرنا۔ پھر اس تبلیغ سے بیزار کیوں ہوتے ہو؟ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر جیسے ہی لوگ ہیں بلکہ اس کے رہنما اور گورو جنہوں نے قرآن مجید کے طرز بیان پر بھی حملہ کیا ہے۔

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

غرض لیکچر مذکور چند روز میں شائع ہو جائیگا اوس وقت پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کو اپنی ناواقفی کا علم یقیناً ہو جائیگا کیونکہ اس وقت اس نے جو کچھ لکھا ہے خود سنکر بھی نہیں لکھا۔

یہاں میں اپنی جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس لیکچر کو کثرت سے شایع کریں تاکہ حق ظاہر ہو اور خدا کی مجید کتاب کی عظمت کا اظہار ہو۔ لیکچر کے لئے تمام درخواستیں مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس مسیح موعود کے نام بمقام قادیان ہوں۔

۴ ر دسمبر ۱۹۰۶ء کی روئداد

۴ ر دسمبر ۱۹۰۶ء کو صرف آریہ سماج کا لیکچر تھا جس کے لئے ڈاکٹر چرنجیو بھاردواج مقرر ہوئے تھے اور ۷ بجے کر لیکچر شروع ہونیکو تھا عام حاضری اگرچہ گذشتہ رات کی سی نہ تھی مگر معقول تھی۔ چونکہ مسلمانوں کو شب گذشتہ میں خاص طور پر کہا گیا تھا کہ آپ تشریف لائیں اس لئے مسلمان بھی کثرت سے موجود تھے۔

اور لیکچرار نے اپنا مضمون پڑھنا شروع کیا جس کو سنکر سخت مایوسی اور افسوس ہوا اول اس لئے کہ جن امور کا جواب بارہا مسلمانوں کیطرف سے دیا جا چکا تھا انہیں اعتراضوں کو انہوں نے دوہرانا شروع کیا۔ اور ابھی ۴۸ گھنٹے بھی اس عالمگیر صلح اور امن کی ہدایتوں کو سننے پر نہ گذرے تھے جو حضرت مسیح موعود نے پیش کی تھیں مگر آریہ لیکچرار نے ان باتوں کی کچھ بھی پروا نہ کر کے اور نہ اپنے اشتہار کو مد نظر رکھکر

مسلمانوں کے مسلم راستباز نبیوں پر حملے شروع کر دیئے

انہوں نے اپنے اعلان اور دعوتی خطوط میں وعدہ کیا تھا کہ تہذیب اور شائستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا جاوے گا مگر مضمون پڑھتے وقت ان باتوں کو بھول گئے۔

جس دلیری اور بے باکی سے انہوں نے ناپاک حملے کئے ہیں ان پر ایک مبسوط آرٹیکل کی حاجت ہے جو ہم انشاء اللہ اگلی اشاعت میں لکھونگا۔ اور جس پر مقامی حکام کی سخت توجہ درکار ہے۔

آریہ سماج نے مسلمانوں پر سخت ظلم کیا ہے کہ انہیں اپنے گھر بلاکر اور ان کا بہت سا روپیہ خرچ کرا کر ان کے مقدسوں کو گالیاں دیں اور انکی سخت دلشکنی کر کے اونہیں روحانی دکھ پہونچایا۔ آریہ سماج کی یہ حرکت سخت نفرت کے قابل ہے اس سے مضمون کا اندازہ ہو سکتا ہے میں اگلی اشاعت میں انشاء اللہ مفصل لکھونگا۔

ٹھیک ۹ بجے یہ گالیوں سے بھرا ہوا مضمون ختم ہو گیا جلسہ کے اختتام پر ایک صاحب نے اپنی چٹھی کے حوالے سے تین منٹ مانگے مگر اس کو نہ دیئے گو بہتانیکاہں نے بہت زور دیا۔ وقت نہ دینے کے مباحثہ پر تو دس منٹ سے زیادہ گذر گئے مگر اسے تین منٹ نہ دیئے گئے۔

جو حق پسندی پر صریح ظلم ہے

بہرحال جس محبت اور صلح کے ساتھ آغاز ہوا تھا نہایت خطرناک کینہ اور عداوت کو آریوں نے پیدا کر کے اس جلسہ کو ختم کیا جس کے نتائج اچھے نہیں ہو سکتے۔

زلزلہ کا دھکا

۳ ر دسمبر ۱۹۰۶ء کی رات کو حضرت اقدس کے مضمون میں زلزلہ کی پیشگوئیاں پڑھی گئیں اور ۴ ر دسمبر ۱۹۰۶ء کو ۱۲ بجے کے قریب سخت دھکا لگا۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ دھرم سالہ میں ۴ ر دسمبر کو ۱۲ بجے دن کے زلزلہ کا زور کا جھٹکا محسوس ہوا جس سے لوگ سراسیمہ ہو کر گھروں سے باہر نکل گئے معلوم ہوتا ہے کوہستان کانگڑہ میں زور کا زلزلہ آیا ہوگا جس کے سبب سے کئی پہاڑ پھٹ گئے۔ سات مختلف مقامات سے ملبہ میں سے دھوئیں کے بادل اٹھے جو پاؤ گھنٹے تک رہے۔ اس زلزلہ سے چمبہ میں بہت نقصان ہوا۔ نگروٹہ کے قرب میں بہت سے گھر گر پڑے ہیں۔

تازہ الہامات

مندرجہ ذیل الہامات حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کو اس لیکچر کی تصنیف کے وقت ہوئے جو ۳ ر دسمبر کو لاہور میں پڑھا گیا

انت منّی بمنزلۃ النجم الثاقب یعنے تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔ اور یہ ساڑھے پانچ بجے صبح کا وقت تھا روز دوشنبہ ۳ ر دسمبر ۱۹۰۶ء۔

انھم ما صنعوا ھو کید ساحرٍ ولا یفلح
الساحر حیث اتٰی۔ انت منّی بمنزلۃ روحی۔
انت منی بمنزلۃ النجم الثاقب۔
جاء الحق وزھق الباطل۔

سوڈانی عرب

ہر ایک زمانہ میں سوڈان کے عربی قبایل اپنے خلقی اوصاف کیوجہ سے دنیا میں مشہور رہے ہیں چونکہ ان کا ملک بہت گرم ہے اس لئے مصری اور شامی عربوں سے اپنے رنگ وخط وخال میں امتیاز رکھتے ان کے چہرہ کا رنگ نہایت درجہ پر گندم گون ہوتا ہے اور بال بڑے بڑے ہوتے ہیں ان کی عورتوں کا رنگ بیشتر گندم گون ہوتا ہے یا کچھ گندم گون زردی مایل رہتا ہے مصر کے آثار قدیمہ کے عجایب خانہ میں ملکہ ابتھوپیا آمن راس کا سٹیچو بالکل سوڈانی عورتوں کے خط وخال کا نمونہ ہے۔

زیب وزینت | ہر ایک قبیلہ کے لوگ زیب وزینت کے اعتبار سے باہمی امتیاز رکھتے ہیں۔ اپنے رخساروں پر نقطہ دار لکیریں کھینچنا خاص زینت میں شمار ہوتا ہے۔ نیز ہر ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ سے نوعیت میں گو متحد ہو مگر کیفیت میں کچھ نہ کچھ فرق رکھتا ہے جسکی وجہ سے بآسانی دیکھتے ہی معلوم کیا جا سکتا ہے کہ فلاں شخص کس قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ قبیلہ شایقیہ کے مرد اپنے دونوں رخساروں پر تین تین افقی لکیریں کھینچتے ہیں۔ قبیلہ عموری بھی تین ہی لکیریں کھینچتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ انکی لکیریں عمودی ہوتی ہیں۔ قبیلہ عابدلاب تین لکیریں کھینچنے کے بعد نیچے ایک افقی خط کھینچ دیتا ہے۔ جس کا مونہہ زیادہ چوڑا ہوتا ہے اس کے رخساروں پر بجائے تین کے چار خط ہوتے ہیں۔ عورتوں کا حال اس سے جداگانہ ہے۔ جس عورت کا کوئی بچہ نہیں جیتا۔ وہ اپنے چہرہ پر خفیف خفیف خطوط کھینچتی ہے۔ اور دوسرے قبایل انہیں تینوں مذکورہ قبایل کی پیروی کرتے ہیں۔ نوبہ اور بربری لوگ بھی یہی کرتے ہیں۔ عام طور پر چہروں کو لکیر دار کرنا اور ہونٹوں کو رنگنا خوبصورتی میں داخل سمجھا جاتا ہے۔

خوبصورت مرد | ان کے مذاق میں خوبصورت مرد وہ کہلاتا ہے جو میانہ قامت گندمی رنگ، کشادہ سینہ، متوسط کمر۔ طویل گردن۔ پست شانے۔ دہار دار رخسارے چکنی بلند ناک سامنے کے کھلے ہوئے دانت۔ کشادہ ابرو۔ شریف عادات کا ہو۔

حسین عورت | حسین عورت وہ ہے جو میانہ قامت مایل بہ طول ہو۔ رنگ زردی مایل، گیسو دراز، آنکھیں سیاہ۔ پلکیں دراز، سوتواں ناک، متوسط ہونٹ جو رنگ سے منقش ہو۔ گردن لمبی۔ سینہ چوڑا اور زیادہ ابھرا ہوا، پتلی کمر۔ انگلیاں باریک، چھوٹے پاؤں۔ نرم بدن والی ہو۔ رقص کیحالت میں اگر پیچھے کیطرف جھکتا ہو تو سر قدم تک پہنچ جائے۔ چلنے میں شاخ درخت کیطرح لچک پیدا ہو۔ اور خندہ رو ہو۔ الجیریا کی عورتیں سوڈانی نقطۂ خیال سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں۔

اخلاق | عربوں کے عادات واخلاق کیطرح سوڈانی عرب بھی ضیافت وکرم و مروت اور جرأت وشہامت میں مشہور ہیں۔ عزت وآبرو کی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ کینہ اور حسد ہمسایوں کی حفاظت نسب پر فخر کرنا اُن کا خاص شیوہ ہے۔ موت کو بڑی حقارت اور بے پروائی سے دیکھتے ہیں۔

اگر قحط پڑتا ہے اور بھوکہ کا غلبہ ہوتا ہے تو ایک سوڈانی عرب اپنا دروازہ بند کر کے بال بچوں سمیت گھر میں بیٹھ جاتا ہے اور تڑپ تڑپ کر مر جاتا ہے مگر کسی سے سوال کرنے کی ذلت برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر کسی مریض کی حالت سخت درجہ تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اپنی تکلیف کا اظہار ہرگز نہیں کرتا۔ اگر کسی کو زخم لگ جائے تو وہ اپنی بیقراری اور صدمہ کا اظہار مونہہ تک نہیں لاتا۔ اگر کسی کو قتل کے لئے ماخوذ کیا جاتا ہے تو وہ مطلق موت سے ہراساں نظر نہیں آتا۔ اگر کسی مریض نے تکلیف ظاہر کی یا درد سے چیخ اٹھا یا موت سے آہ وبکا کی۔ تو اسکی اولاد ہمیشہ کے لئے اپنے باپ کی بزدلی پر مطعون کیجاتی ہے۔ اگر راستہ میں کوئی سوڈانی جا رہا ہے۔ اور دفعتاً اُس کے پیچھے شور وغوغا بلند ہو تو وہ یہ نہیں کرتا کہ جاتے جاتے سر موڑ کر دیکھے۔ بلکہ بڑی پھرتی سے پیچھے کیطرف مڑ جاتا ہے کہ گویا وہ جنگ کے لئے تیار ہے اگر پیچھے سے کوئی کتا پاؤں میں لپٹ کر کاٹ کھاتا ہے تو یہ بزدلی کی بات ہے کہ وہ اسے ہٹائے بلکہ کوئی دوسرا رہگذر آ گیا تو وہ کتے کو مار کر بھگا دیتا ہے۔

ان کے نزدیک یہ بڑے عیب میں داخل ہے کہ قتل سے بھاگنے کی کوشش کیجائے۔ اگر کسی نے کوئی جرم واجب القتل کیا تو وہ ایسی جگہ پر نہایت صبر واستقلال کے ساتھ موت کا منتظر کھڑا رہتا ہے

قبیلہ ضبیانہ کی ایک روایت مشہور ہے کہ عبدالرسول نامی ایک سوڈانی عرب کو اپنی بیوی سے عشق تھا۔ اور اسکی بیوی کو اُس کے ماموں سے بڑی نفرت تھی۔ اُس نے عبدالرسول کو آمادہ کیا کہ اُسے قتل کرے۔ چنانچہ ایک دن موقع پا کر عبدالرسول نے اپنے ماموں کا کام خنجر سے تمام کر دیا اور اُس کی لاش کی جگہ منتظر کھڑا رہا۔ کہ اس کے بھائی بدلا لیں۔ تمام بھائی اور انہیں جمع ہو گئیں مگر چونکہ قاتل عبدالرسول عزیز قریب تھا۔ لہذا اسپر ہاتھ نہیں ڈالتے تھے۔ اتنے میں عبدالرسول کی ماں آئی اور اپنے بھائی کی لاش پر گریہ وبکا کرنے لگی۔ اور اپنے بیٹے عبدالرسول سے مخاطب ہو کر کہا کہ اگر تو میرا اور اپنے باپ کا بیٹا ہے۔ تو اپنا کام تمام کرے۔ فوراً اُس نے خنجر سے اپنا کام اُسی جگہ ختم کر ڈالا۔ جب جا کے اُسکی ماں کو تسکین ہوئی اور اپنے بیٹے کی بڑی تعریف کی۔

الغرض دونوں لاشیں ایک ہی قبر میں دفن ہوئیں۔ میدان جنگ سے بھاگ جانا ان کے نزدیک خواہ مقتضائے وقت ہی کیوں نہو۔ مگر بڑی ہی حقارت اور ذلت سے دیکھا جاتا ہے اگر کسی قبیلہ کو شکست ہو گئی تو یہ نہیں ہوتا کہ پیچھے کے لوگ بھاگ جائیں۔ یا لڑتے ہوئے بھاگیں۔ فوراً اپنے گھوڑے کو قتل کر کے زین وفرش بچھا کر بیٹھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دشمن آ کر اس کا کام تمام کر دیتا ہے۔ وادی نیل کے عرب اور مشرقی سوڈان کے قبیلے یہی عادت رکھتے ہیں۔ مغربی سوڈان میں البتہ دستور ہے کہ اگر موقع اسی کا آ جائے تو بھاگ جانا ہوشیاری میں داخل ہے۔

عورتوں کی عزت اور احترام اُن کے دلوں میں بہت ہے۔ اگر کوئی عورت کسی مرد کے سامنے جا کر اپنا برقع اتار دے اور اُس سے اپنی ضرورت کے لئے مدد مانگے تو اسپر فرض ہے کہ سب سے پہلے اسکی فرمایش پوری کر دے خواہ کتنی مصیبت کیوں نہ برداشت کرنی پڑے مگر کام سے مونہہ نہیں موڑ سکتا۔

ضیافت اور مہمانداری کا یہ حال ہے کہ ہر ایک مقام پر ایک چھوٹا سا مکان مہمانوں کے قیام کے لئے بنا رہتا ہے۔ ہر ایک مہمان کو وہیں ٹھہراتے ہیں اگر کوئی مسافر آ گیا تو بڑی برکت سمجھی جاتی ہے اور ہر ایک گھر میں ایک عید ہو جاتی ہے۔ لوگ جوق مسافر کے پاس مبارکباد دینے کے لئے دوڑے آتے ہیں

اور ہر ایک گھر سے باری باری کھانا بھیجا جاتا ہے مہمانی کا یہ حال الجیریا اور مشرقی سوڈان میں ہے۔ مغربی حصہ میں ہر ایک مکان کا ایک حصہ مہمانوں کیلئے ہمیشہ الگ رہتا ہے اپنے مہمانوں کے دل بہلانے میں بڑی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کے سامنے طرح طرح کے جنگی کرتب دکھاتے ہیں۔ کوئی تلوار کو دو انگلیوں سے پکڑ کر اٹھاتا ہے کوئی اسکی دھاری کیطرف سے پکڑ کر اٹھاتا ہے۔ کوئی عمودی شکل بنا رہا ہے طرح طرح کے بڑے بڑے پتھر کندھوں اور پشت اور انگلیوں پر اٹھا کر مہمان کو خوش کیا جاتا ہے۔

بطلان سوڈانیوں کی ایک مشہور رسم بطلان کے نام سے مشہور ہے۔ یورپ میں جنگ ڈویل جسطرح سے کیجاتی ہے۔ ویسا ہی سوڈانیوں میں یہ رسم بطلان کے نام سے مشہور ہے اور یہ اکثر عورتوں ہی کی بابت کیجاتی ہے۔ بطلان کا طریقہ یہ ہے کہ جن دو شخصوں میں رقابت پیدا ہوتی ہے تو وہ دونوں ایک ایک مضبوط موٹے ڈنڈے ہاتھ میں لے کر سامنے آتے ہیں۔ ان کے بیچ میں ایک تخت بچھا دیا جاتا ہے اور وہ کپڑے والے ایک دوسرے کی برہنہ پشت پر اپنی قوت بھر زور سے مارتا ہے۔ لوگ اس کے گرد بڑی بھیڑ سے مجمع لگائے رہتے ہیں اور لڑنے والوں کے عزیز و وارث بھی موجود رہتے ہیں۔ انہیں سے جو صدمات ضرب سے آخر گر جاتا ہے اسکی شکست ہوتی ہے۔ اس کے ورثا اس کو اٹھا لیجاتے ہیں۔ یہ رسم عوام الناس میں عام اور خصوصی قبیلہ ابی حرز میں زیادہ رواج ہے۔ جو غالب رہتا ہے عورت اسی کا حق سمجھی جاتی ہے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بطلان میں شریک ہونیوالے دو سے زیادہ بھی ہو جاتے ہیں اور ڈنڈے لیکر ایک صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہیں سے پہلے ایک صف کے سامنے آتا ہے اور ہر ایک کے ڈنڈے لگا کر اپنی جگہ پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اسیطرح سب باری مارتے اور کھاتے ہیں۔ کبھی کبھی جس عورت کی بابت یہ لڑائی ہوتی ہے۔ وہ بھی تماشا دیکھنے کو موجود رہتی ہے۔ اگر ان میں سے اثنائے جنگ میں کسی کی جرأت اور صبر سے محبت اس کے دل میں آئی تو وہ اپنا کنگن اتار کر اسی مجمع میں اس کو حوالے کر دیتی ہے یہ اسکا ثبوت ہے کہ اس مرد سے اسے محبت ہے۔ اس وقت یہ خوش نصیب یا بد نصیب شخص کنگن اپنی ہتھیلی پر رکھکر ہاتھ بلند کرتا ہے۔ اور اپنی محبوبہ کے سر پر رکھکر کہتا ہے کہ کامیابی کی تم ہی خوشخبری دو۔ میں ہی دس ہتوں کا بھائی ہوں۔ اسوقت فوراً مجمع میں حرکت ہوتی ہے۔ اور حریف اس کو نیچا دکھانے کی سعی کرتے ہیں۔ اس خاص وقت کا طریقہ جنگ بدل جاتا ہے اور ایک ایک شخص اکر اپنے کندھوں پر ہاتھ رکھکر ڈنڈے اس کے لگاتے ہیں۔ جب تک ہاتھ شل نہیں ہوتا بار بار مارے جاتے ہیں۔ جب تھک جاتے ہیں تو دوسرے کی باری آتی ہے۔ بس اسی میں جو کھڑا رہ گیا اسے کامیاب سمجھنا چاہیے۔

اگر کوئی نوجوان شخص کسی عورت پر عاشق ہو گیا تو اظہار عشق کا یہ طریقہ ہے کہ فوراً چھری نکال کر اپنے بازو و پشت سے خون نکالکر عورت کا سر اور کپڑا بالکل اس سے رنگین کر دیتا ہے اسی وقت ایک دوسرا شخص اس کو اس حرکت سے باز رکھتا ہے۔ اور خون لیکر اسکی معشوقہ کی پیشانی پر لگا دیتا ہے۔ بس عشق کی تکمیل ہو گئی۔ عورت بھی پھولی نہیں سماتی اور اپنے عاشق کو صادق سمجھ لیتی ہے اور اپنی ہمجولیوں میں بڑے فخر اور ناز سے اپنے عاشق کی داستان بیان کرتی ہے۔

ان کے عشق و محبت کا حال بھی عجیب و غریب ہے اور اس میں ابنائے بادیہ کی غیرت و حمیت کا پورا پورا خمیر موجود ہے۔ چونکہ وہ عورتوں اور اپنے معشوقوں کی آنکھ کی تشبیہ ہرن سے دیتے ہیں۔ اس لئے کبھی وہ ہرن نہیں مارتے۔ اور نہ اوس کا گوشت کھاتے ہیں۔ اگر کسی شکاری نے ہرن پکڑ لیا ہے تو فدیہ دیکر اُسے چھوڑا دیتے ہیں میدان جنگ میں بڑی پامردی سے اترتے ہیں اور اپنی معشوقہ کا نام لے کر بڑی جرأت سے مشغول بہ پیکار ہوتے ہیں عورتیں بھی اپنے مردوں کو خوب خوب بڑھاوے دیتی اور غیرت دلا کر لڑاتی ہیں۔

مہدی کا فتنہ جو آخر میں برپا ہوا اس کا نتیجہ سوڈانیوں نے بہت بھگتا۔ اور ان میں اب قابل نفرت خصلتیں پیدا ہو چلی ہیں جو قانوناً واجب الترک ہیں۔ اور ابنائے بادیہ کے لئے اعلےٰ خصایل سے بہت بعید ہیں۔ مکر و دغا و کذب و تملق کا رنگ پھیل گیا ہے۔ (دبدبۂ آصفی)

ضروری یاددہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس لئے تمام احمدی انجمنوں کیخدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے ہاں سے آنیوالے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دیدیں تاکہ ضروری انتظام کے لئے غور کرنیکا موقع ان لوگوں کو ملسکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوئے ہیں۔ عین وقت پر مہمانوں کے اتارنے اور انکے لئے جگہ کی تجویز میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے جہاں جہاں احمدی انجمنیں قائم ہیں وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب کو اسقدر تعداد کی اطلاع دیں جسقدر احباب قادیان آنیوالے ہوں۔ انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دیدیں گے۔ اور اسطرح پر انتظامی امور میں سہولت ہوگی۔ ایسی تمام اطلاعیں ۱۵ دسمبر ۱۹۰۷ء تک مجھے پہنچ جانی ضروری ہیں۔

ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھیں کہ جو احباب قادیان آئیں وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھ لائیں لحافوں اور بستروں کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ اسمیں ہرگز فروگذاشت نہ کیجاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ مہمانخانہ میں غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین و یتیم طلبا اور بعض دوسرے نادار طلبا کیلئے لحافوں اور گرم کپڑوں کی حاجت ہے جو احباب اس کارِ خیر میں حصہ لیں وہ عنداللہ ماجور ہوں گے۔

یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان۔

فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ست بچن ۱۰ ار - آریہ دھرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے - خصوصیت کیساتھ جواب دیا ہے جو وہ اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴ ر نماز پر تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط - حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے قیمت ۲ ر - سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب قیمت ۲ ر - نور القرآن حصہ دوم - عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴ ر - فیصلہ آسمانی - قیمت ۲ ر

ایڈیٹر الحکم کی تالیفات - تفسیر القرآن پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے قیمت فی پارہ ۱ عہ ر سلک مروارید حصہ اول - سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کے موافق ناول کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴ ر - حصہ دوم ۴ ر - حضرت اقدس کی پرانی تحریریں ۲ ر - برہان الحق قیمت ۳ ر - محامد المسیح قیمت ۳ ر - خطبات کریمیہ قیمت ۴ ر - تفسیر سورہ تبت قیمت ۳ ر - نمونہ قرآن مجید ۳ ر

المشتہر
منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

لاکھوں روپیہ کمانے کا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کے علاوہ لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہیں تو حکیم نور محمد ہیڈ پراپرائٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کے ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگا کر فروخت کریں جس کے کمیشن و منافع سے آپ مالامال ہو سکتے ہیں - اس تریاق بے نظیر و سریع الاثر - مجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالیٰ بطور حفظ ما تقدم استعمال کرنے سے طاعون و جملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے اور اگر مبتلائے طاعون کے کانوں میں بخار شروع ہوتے ہی اس کے چند قطرات ٹپکائے جائیں اور گلٹی پر ملا کر بدن پر مالش کی جائے تو سر درد و بخار چند منٹ میں دور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام جسم میں چند صحت و سرور حاصل ہوگا - تمام مریضوں بالخصوص بچوں اور ان کیلئے جن کو بے ہوشی یا بندش گلو کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے - تعمیم افادہ کے لئے بشرط حلفی اقرار عدم افشاء ادائے فیس اس کا تیار کرنا بھی سکھا دیا جاتا ہے - قیمت فی شیشی دو روپیہ مگر ان اشخاص سے جو ایجنٹ ہو کے یا سیکھنے کے ارادہ سے بغرض تجربہ منگائیں - نصف قیمت

(نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں نمونہ اخبار و اجرت سے مطلع فرمائیں -

المشتہر
فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون مقام موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری [illegible] آہ و زاری آجکل یہ سماں دکھا رہی ہے کہ لوگ بازار کا مال باتوں کو نہیں [illegible] ہم [illegible] کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ کو جھلا [illegible] تو اس منشا سا کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی [illegible] لاجواب معجون [illegible] کی حیثیت سے استعمال [illegible] انشاء اللہ تعالیٰ فوراً [illegible] اور ہر قسم کی [illegible] شکایت [illegible] تیار ہوئی ہے اول نمونہ مفت منگا کر [illegible] فرمائیں - قیمت فی بکس ایک روپیہ

طلا طلسمی - پیرانہ سالی کے آثار و جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ بجائے اس طلا طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزماؤ - قیمت فی ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایک تولہ ۸ ر

سنون وندان - دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے فی بکس ۴ ر

المشتہر
حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ [illegible] دہلی

جبکہ یہ بات پھر پھر ہو

ممکن ہے کہ ایک بات ایک دو یا تین مرتبہ توجہ میں آئے اور آپ کو اس کی جانب توجہ نہ ہو لیکن جبکہ وہی بات متواتر ہو اور اطبا اور آپ کے ہمسایہ اس کی بابت آپ سے کہیں تب تو ضرور آپ اس کی جانب متوجہ ہونگے اور ہرگز درگذر نہ کرینگے یہ کیسی خوش نصیبی ہے کہ آپ کبھی نہ کبھی ایک مشہور طبیب سے ایسی چیز سلوانے والی خبر آپ ہیں جیسی کہ ذیل میں درج ہے ۔ ڈاکٹر غلام حسین چاند وبھائی صاحب ایل ۔ ایم ۔ اینڈ ایس (دواخانہ نمبر ۱۵۹ کھڈاک) توجہ جماعت خانہ کے سامنے فرماتے ہیں جو بہت اور پیٹ گردوں اور ریڑھ کے مریضوں کیلئے تیار کیگئی ہیں ۔ آگ میں دونوں کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں ڈوڈ ایس بیک ایک گلینڈ پلس اینٹیفری کے لئے نہایت مفید دوا ہے یہ دوا گولیوں کی شکل میں ہے اس وجہ سے وہ مریض جو کہ سیال دوا کو پینے سے تھک گئے ہیں اس کو بخوبی استعمال کر سکتے ہیں یہ دوا نہایت صحت بخش ہے ۔ اگر گردے خراب یا کمزور ہونگے تو کامل صحت غیر ممکن ہے کیونکہ ان سیال زہروں کو گردے جسم میں سے نکالتے ہیں کہ جو قلب کی بے قاعدہ حرکت ۔ کمزوری ۔ چکر آنا ۔ حافظہ اور حیوانی کا زوال دردِ سر و پشت اور پیشاب کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں اور اگر علاج نہ کیا گیا تو آخر میں ذیابیطس (پیشاب میں شکر) یا گردوں کا اخلاط (ورم) لاحق ہوتا ہے ۔ ڈوڈز کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں گردوں اور پیشاب کی بیماریوں کے لئے تجربہ کیا جن مریضوں کو دوسری علاج سے فائدہ نہیں ہوتا تھا ان کو ان کے استعمال سے شفا ہوا ہے تمام دوا فروشوں کی دکانوں پر یا براہ راست ڈوڈز کی ادویہ ۔ پوسٹ آفس باکس نمبر ... بمبئی کے پتہ سے ملتی ہیں قیمت فی شیشی ... روپیہ ۔ ... شیشیوں کے لئے ... اگر آپ اپنی فرمائش کے ساتھ اس اشتہار کو معہ نام اخبار کہ جس میں یہ چھپا تھا بھیجینگے تو آپ کی فرمائش کی تعمیل بغیر ویلیو پے ایبل خرچ لینے کے کی جائیگی ۔

ڈوڈن کا مرہم (اینٹی سپٹک) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور اکثر وقت تو ایک ہی ڈبیا کافی ہوتی ہے ... (باہر نکلی ہوئی یا خونی) سرخ باد ۔ کھرجا ۔ کھجلی ۔ چنبل ۔ سدا ۔ اور جلد کی سب طرح کی سوزش ۔ سنگرہنی ۔ پھوڑے اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کے لئے کافی پائی گئی ہے ۔ تمام دوکانداروں کے پاس ... قیمت ... روپیہ فی ڈبیا ۔

سامان ورزش کی رعایتی فہرست

کرکٹ بیٹ ۔ سپیشل ... وار کشمیری لکڑی کی ... ہینڈل ... کے بنے ہوئے نہایت پائیدار ہیں قیمت ... کرکٹ بیٹ ... کشمیری لکڑی ... کے ہینڈل ... کے بنے ہوئے نہایت عمدہ ہیں ۔ کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ... ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا ... کرکٹ بیٹ ... کین لکڑی جیسے مضبوط اور پائیدار ... کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے ...

بچوں کے کرکٹ سیٹ } سوا سے ... برس کے واسطے ... ایک سٹ مکس

ایکسپال لکڑی کی بکس فی سٹ		۳
... واسطے ایک سٹ وکٹس ایکسپال فی بکس		...
فٹ بال عمدہ ... پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت ... ۶		۳
۵		...
بچوں کے لئے فٹبال ...	... بلیڈر	...
... ۳		
کرکٹ بال گٹس ... نہایت عمدہ اور مضبوط ...		...
... کے پیچ		...
پریکٹس		...
ٹی کوالٹی	کرکٹ ...	...

المشتہر نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سرٹیفکیٹ } السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مال از قسم کرکٹ بیٹ ۔ سپریکٹس و کیس ... مال ... بھیجا ہر طرح سے قابل تعریف پایا ۔ میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت میں اس سے بہت کم ۔ میں اس کو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں ۔ نیازمند ... علی ... ماسٹر مڈل سکول ... ضلع کانگڑا ...